مون سون کی آمد سے قبل شہر کے نالوں کی صفائی مکمل نہ ہونے پر شدید تشویش، ہنگامی اجلاس طلب

ڈرینیج کے 40 فیصد منصوبے نامکمل، 2023 اور 2025 کے سیلابوں کی تلخ یادیں تازہ، شہری خدشات کا اظہار

رپورٹ: ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل

شہر کے مختلف علاقوں میں مون سون کی ممکنہ آمد سے قبل نالوں کی صفائی کے دعوؤں پر شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل کے تازہ سروے کے مطابق شہر کے 40 فیصد ڈرینیج منصوبے ابھی تک نامکمل ہیں، جبکہ 2023 اور 2025 کے سیلابوں کی تلخ یادیں تازہ ہیں۔ سروے میں شامل 1184 شہریوں میں سے 1091 نے کہا کہ وہ اپنے علاقے میں نالوں کی صفائی مکمل نہیں دیکھتے۔ 1185 میں سے 1176 شہریوں نے کہا کہ گزشتہ برس کی طرح اس بار بھی نالوں کی صفائی کاغذوں میں مکمل دکھائی جا رہی ہے، جبکہ زمینی حقیقت مختلف ہے۔ 4557 میں سے 3257 نے کہا کہ نالوں کے کنارے جمع شدہ کچرا اور مٹی بارش کے پانی کو بہنے سے روک رہی ہے۔

ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عمیر حسن صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے 2023 اور 2025 میں دیکھا کہ کس طرح چند گھنٹوں کی بارش نے پورے شہر کو مفلوج کر دیا تھا۔ اگر آج ہی سنجیدہ اقدامات نہ کیے گئے تو خدشہ ہے کہ تاریخ خود کو دہرائے گی۔‘‘ انہوں نے کہا کہ سروے کے نتائج کو ہنگامی بنیادوں پر متعلقہ حکام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

شہریوں کی بڑی تعداد نے شکایت کی کہ نالوں کی صفائی کے بعد نکالا گیا کچرا کناروں پر ہی چھوڑ دیا جاتا ہے، جو پہلی بارش میں دوبارہ نالوں میں جا گرتا ہے۔ 1176 میں سے 1042 شہریوں نے کہا کہ صفائی کے بعد کچرا فوری طور پر اٹھایا جانا چاہیے، تاکہ وہ دوبارہ رکاوٹ نہ بنے۔ کئی علاقوں میں نالوں پر قائم تجاوزات کو بھی پانی کے بہاؤ میں بڑی رکاوٹ قرار دیا گیا۔

ادارے کے مطابق سروے میں شامل 3 میں سے 2 شہریوں نے کہا کہ وہ اپنے علاقے میں نالوں کی صفائی کی تصدیق نہیں کرتے، کیونکہ ماضی میں کئی بار ایسے دعوے کیے گئے جو زمینی حقیقت سے مختلف تھے۔ ڈاکٹر عمیر حسن صدیقی نے کہا کہ ’’شہری اب صرف رپورٹوں پر یقین نہیں کرنا چاہتے، وہ عملی اقدامات دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت واقعی سنجیدہ ہے تو اسے ہر یونین کونسل کی سطح پر شکایت مراکز قائم کرنے چاہئیں۔‘‘

ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل نے تجویز دی ہے کہ ڈرینیج منصوبوں کی تکمیل کے لیے ایک آزاد نگران کمیٹی بنائی جائے، جس میں شہری نمائندے بھی شامل ہوں۔ ادارے کا کہنا ہے کہ وہ اگلے ماہ ایک اور سروے کرے گا تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ صفائی کے دعوؤں اور زمینی حقیقت میں کتنا فرق موجود ہے۔

(صفحہ اوّل سے آگے)

ہنگامی اجلاس کے دوران ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ 18 جون تک تمام نالوں کی صفائی مکمل کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے 2023 اور 2025 کے سیلابوں سے سبق سیکھا ہے، اس بار کسی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔‘‘ تاہم اجلاس میں شریک کئی کونسلروں نے شکایت کی کہ ان کے علاقوں کے نالوں کی صفائی کے ٹھیکے ابھی تک الاٹ ہی نہیں کیے گئے۔

ڈرینیج منصوبوں کے نگران ایکسین انجینئر ثاقب نواز نے بتایا کہ 296 میں سے 214 نالوں کی صفائی مکمل ہو چکی ہے، جبکہ 82 نالوں پر کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم دن رات کام کر رہے ہیں، مگر کچھ علاقوں میں لوگ نالوں پر تجاوزات قائم کیے بیٹھے ہیں، جس کی وجہ سے مشینری وہاں تک نہیں پہنچ پاتی۔‘‘ ان کا کہنا تھا کہ ایسے افراد کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

شہری تنظیم ’’شہری آواز‘‘ کے صدر حاجی منظور احمد نے کہا کہ ’’ہر سال یہی وعدے سنتے ہیں، ہر سال یہی اجلاس ہوتے ہیں، مگر نتیجہ صفر نکلتا ہے۔ اگر اس بار بھی کام کاغذوں میں ہی مکمل ہوا تو ہم عدالت سے رجوع کریں گے۔‘‘ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر شکایت مراکز قائم کیے جائیں اور ان کے نتائج ہر ہفتے عوام کے سامنے پیش کیے جائیں۔

(صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ کریں)

ہفتہ وار بازارِ مویشی کا آغاز، پہلے ہی روز 3 کروڑ روپے کے لین دین کا امکان

ضلع بھر سے 5 ہزار سے زائد جانور فروخت کے لیے پیش، 1000 خصوصی اہلکار تعینات کیے جائیں گے

رپورٹ: ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل

ضلع بھر کے سب سے بڑے مویشی میلے کا آغاز ہفتہ کے روز ہوا، جس کے پہلے ہی روز 3 کروڑ روپے کے لین دین کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ میلے کے منتظمین کے مطابق پہلے روز ہی 5 ہزار سے زائد جانور فروخت کے لیے پیش کیے گئے، جبکہ ضلع کے مختلف علاقوں سے خریدار بڑی تعداد میں میلے کی طرف روانہ ہوئے۔ ٹریفک کے ممکنہ دباؤ کو کم کرنے کے لیے 1000 خصوصی اہلکار تعینات کیے جائیں گے۔

میلے کے چیف آرگنائزر چوہدری فرحان نواز وڑائچ نے بتایا کہ ’’گزشتہ برس کے مقابلے میں اس بار جانوروں کی تعداد میں 60 فیصد اضافہ ہوا ہے، اس لیے ہم نے پانی، بجلی اور صفائی کے انتظامات کو دوگنا کر دیا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہر داخلی راستے پر میڈیکل کیمپ قائم کیا گیا ہے تاکہ بیمار جانوروں کی بروقت جانچ ہو سکے۔ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بیمار جانور صحت مند ریوڑ میں شامل ہو کر پورے میلے کو متاثر کرے، اس لیے سخت نگرانی کی جائے گی۔‘‘

ڈپٹی کمشنر کے ہدایت کار (ریونیو) ندیم اقبال چیمہ نے میلے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ’’یہ میلہ صرف ایک تجارتی سرگرمی نہیں بلکہ ہماری ثقافت کا حصہ ہے، مگر ہمیں یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ یہاں آنے والے ہر شخص کو صاف پانی، بیت الخلا اور محفوظ ماحول میسر ہو۔‘‘ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال میلے کے دوران ڈینگی کے کیسز سامنے آئے تھے، اس لیے اس بار محکمۂ صحت کی ٹیمیں 24 گھنٹے الرٹ رہیں گی۔

میلے کے ایڈمنسٹریٹر چوہدری شاہد منیر نے بتایا کہ مویشی منڈی کے علاوہ 200 سے زائد اسٹالز پر دستکاری، کھانے پینے کی اشیا اور بچوں کے تفریحی جھولے بھی لگائے گئے ہیں۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ خاندان یہاں آئیں تو صرف جانور ہی نہ خریدیں بلکہ پورا دن گزار کر جائیں، اسی لیے ہم نے تفریح کا انتظام بھی کیا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ میلے کی آمدنی کا ایک حصہ مقامی اسکول کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔

ٹریفک پولیس کے ایس پی (ٹریفک) عدنان رشید کھرل نے کہا کہ متبادل راستوں کے لیے سائن بورڈ لگا دیے گئے ہیں اور ہیوی ٹریفک کو شہر کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ ’’ہم نے ٹریفک وارڈنز کی تعداد دوگنا کر دی ہے اور ہیلپ لائن 1915 پر شکایات درج کرانے کی سہولت بھی موجود ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہفتہ اور اتوار کو ٹریفک کا دباؤ سب سے زیادہ ہوگا، اس لیے شہری ان دنوں میں غیر ضروری سفر سے گریز کریں۔

میلے کے پہلے روز ہی خریداروں اور جانوروں کی بڑی تعداد کی وجہ سے ٹریفک کا دباؤ بھی دیکھنے میں آیا۔ ہفتہ کی صبح سے ہی مویشی منڈی کی طرف جانے والی سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں، جس کی وجہ سے شہریوں کو کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹریفک پولیس کے مطابق دوپہر 2 بجے تک 12 ہزار سے زائد گاڑیاں منڈی کی طرف روانہ ہو چکی تھیں۔

(صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ کریں)

ہفتہ وار بازارِ مویشی کا آغاز، پہلے ہی روز 3 کروڑ روپے کے لین دین کا امکان

ضلع بھر سے 5 ہزار سے زائد جانور فروخت کے لیے پیش، 1000 خصوصی اہلکار تعینات کیے جائیں گے

رپورٹ: ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل

ضلع بھر کے سب سے بڑے مویشی میلے کا آغاز ہفتہ کے روز ہوا، جس کے پہلے ہی روز 3 کروڑ روپے کے لین دین کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ میلے کے منتظمین کے مطابق پہلے روز ہی 5 ہزار سے زائد جانور فروخت کے لیے پیش کیے گئے، جبکہ ضلع کے مختلف علاقوں سے خریدار بڑی تعداد میں میلے کی طرف روانہ ہوئے۔ ٹریفک کے ممکنہ دباؤ کو کم کرنے کے لیے 1000 خصوصی اہلکار تعینات کیے جائیں گے۔

میلے کے چیف آرگنائزر چوہدری فرحان نواز وڑائچ نے بتایا کہ ’’گزشتہ برس کے مقابلے میں اس بار جانوروں کی تعداد میں 60 فیصد اضافہ ہوا ہے، اس لیے ہم نے پانی، بجلی اور صفائی کے انتظامات کو دوگنا کر دیا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہر داخلی راستے پر میڈیکل کیمپ قائم کیا گیا ہے تاکہ بیمار جانوروں کی بروقت جانچ ہو سکے۔ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بیمار جانور صحت مند ریوڑ میں شامل ہو کر پورے میلے کو متاثر کرے، اس لیے سخت نگرانی کی جائے گی۔‘‘

ڈپٹی کمشنر کے ہدایت کار (ریونیو) ندیم اقبال چیمہ نے میلے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ’’یہ میلہ صرف ایک تجارتی سرگرمی نہیں بلکہ ہماری ثقافت کا حصہ ہے، مگر ہمیں یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ یہاں آنے والے ہر شخص کو صاف پانی، بیت الخلا اور محفوظ ماحول میسر ہو۔‘‘ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال میلے کے دوران ڈینگی کے کیسز سامنے آئے تھے، اس لیے اس بار محکمۂ صحت کی ٹیمیں 24 گھنٹے الرٹ رہیں گی۔

میلے کے ایڈمنسٹریٹر چوہدری شاہد منیر نے بتایا کہ مویشی منڈی کے علاوہ 200 سے زائد اسٹالز پر دستکاری، کھانے پینے کی اشیا اور بچوں کے تفریحی جھولے بھی لگائے گئے ہیں۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ خاندان یہاں آئیں تو صرف جانور ہی نہ خریدیں بلکہ پورا دن گزار کر جائیں، اسی لیے ہم نے تفریح کا انتظام بھی کیا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ میلے کی آمدنی کا ایک حصہ مقامی اسکول کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔

ٹریفک پولیس کے ایس پی (ٹریفک) عدنان رشید کھرل نے کہا کہ متبادل راستوں کے لیے سائن بورڈ لگا دیے گئے ہیں اور ہیوی ٹریفک کو شہر کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ ’’ہم نے ٹریفک وارڈنز کی تعداد دوگنا کر دی ہے اور ہیلپ لائن 1915 پر شکایات درج کرانے کی سہولت بھی موجود ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہفتہ اور اتوار کو ٹریفک کا دباؤ سب سے زیادہ ہوگا، اس لیے شہری ان دنوں میں غیر ضروری سفر سے گریز کریں۔

میلے کے پہلے روز ہی خریداروں اور جانوروں کی بڑی تعداد کی وجہ سے ٹریفک کا دباؤ بھی دیکھنے میں آیا۔ ہفتہ کی صبح سے ہی مویشی منڈی کی طرف جانے والی سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں، جس کی وجہ سے شہریوں کو کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹریفک پولیس کے مطابق دوپہر 2 بجے تک 12 ہزار سے زائد گاڑیاں منڈی کی طرف روانہ ہو چکی تھیں۔

(صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ کریں)

مون سون کی آمد سے قبل شہر کے نالوں کی صفائی مکمل نہ ہونے پر شدید تشویش، ہنگامی اجلاس طلب

ڈرینیج کے 40 فیصد منصوبے نامکمل، 2023 اور 2025 کے سیلابوں کی تلخ یادیں تازہ، شہری خدشات کا اظہار

رپورٹ: ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل

شہر کے مختلف علاقوں میں مون سون کی ممکنہ آمد سے قبل نالوں کی صفائی کے دعوؤں پر شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل کے تازہ سروے کے مطابق شہر کے 40 فیصد ڈرینیج منصوبے ابھی تک نامکمل ہیں، جبکہ 2023 اور 2025 کے سیلابوں کی تلخ یادیں تازہ ہیں۔ سروے میں شامل 1184 شہریوں میں سے 1091 نے کہا کہ وہ اپنے علاقے میں نالوں کی صفائی مکمل نہیں دیکھتے۔ 1185 میں سے 1176 شہریوں نے کہا کہ گزشتہ برس کی طرح اس بار بھی نالوں کی صفائی کاغذوں میں مکمل دکھائی جا رہی ہے، جبکہ زمینی حقیقت مختلف ہے۔ 4557 میں سے 3257 نے کہا کہ نالوں کے کنارے جمع شدہ کچرا اور مٹی بارش کے پانی کو بہنے سے روک رہی ہے۔

ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عمیر حسن صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے 2023 اور 2025 میں دیکھا کہ کس طرح چند گھنٹوں کی بارش نے پورے شہر کو مفلوج کر دیا تھا۔ اگر آج ہی سنجیدہ اقدامات نہ کیے گئے تو خدشہ ہے کہ تاریخ خود کو دہرائے گی۔‘‘ انہوں نے کہا کہ سروے کے نتائج کو ہنگامی بنیادوں پر متعلقہ حکام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

شہریوں کی بڑی تعداد نے شکایت کی کہ نالوں کی صفائی کے بعد نکالا گیا کچرا کناروں پر ہی چھوڑ دیا جاتا ہے، جو پہلی بارش میں دوبارہ نالوں میں جا گرتا ہے۔ 1176 میں سے 1042 شہریوں نے کہا کہ صفائی کے بعد کچرا فوری طور پر اٹھایا جانا چاہیے، تاکہ وہ دوبارہ رکاوٹ نہ بنے۔ کئی علاقوں میں نالوں پر قائم تجاوزات کو بھی پانی کے بہاؤ میں بڑی رکاوٹ قرار دیا گیا۔

ادارے کے مطابق سروے میں شامل 3 میں سے 2 شہریوں نے کہا کہ وہ اپنے علاقے میں نالوں کی صفائی کی تصدیق نہیں کرتے، کیونکہ ماضی میں کئی بار ایسے دعوے کیے گئے جو زمینی حقیقت سے مختلف تھے۔ ڈاکٹر عمیر حسن صدیقی نے کہا کہ ’’شہری اب صرف رپورٹوں پر یقین نہیں کرنا چاہتے، وہ عملی اقدامات دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت واقعی سنجیدہ ہے تو اسے ہر یونین کونسل کی سطح پر شکایت مراکز قائم کرنے چاہئیں۔‘‘

ادارۂ تحقیقِ شہری مسائل نے تجویز دی ہے کہ ڈرینیج منصوبوں کی تکمیل کے لیے ایک آزاد نگران کمیٹی بنائی جائے، جس میں شہری نمائندے بھی شامل ہوں۔ ادارے کا کہنا ہے کہ وہ اگلے ماہ ایک اور سروے کرے گا تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ صفائی کے دعوؤں اور زمینی حقیقت میں کتنا فرق موجود ہے۔

(صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ کریں)